شذرات

مسلمانوں کا باہمی اختلاف ان کی تفریق کا بڑا باعث یہی ہے کہ عیسائی قومیں باہمی برادری اور اتفاق کی وجہ سے کسی نہ کسی صورت میں دنیا کے مسلمانوں پر غالب ہیں عرب کی اقوام کو دیکھئے کہ ان کا اگرچہ نسب ایک اور زبان ایک اور مذہب بھی ایک ہے پھر بھی وہ دنیا میں باہم پیکار ہیں، اس کا ہمیں عراق سے تجربہ ہوا کہ اکثر بڑی عرب حکومتیں مغربی ملکوں کے عیسائیوں سے مل کر عراق کو ختم کر دیا۔ حالانکہ عراق عرب کا بڑا طاقتور ملک تھا۔ اسرائیل جو کہ عرب کا خصوصاً اور تمام دنیا کے مسلمانوں کا عموماً دشمن ہے اس کا اگر کوئی مکر کھا سکتا تھا تو عراق ہی تھا۔ اس کی ایران کی حکومت سے دشمنی اور لڑائی کو اگرچہ ہم بھی اچھا نہیں سمجھتے تھے لیکن اس کا بھی اس کو احساس ہوگیا تھا اور وہ اس پر نادم تھا لیکن اس کا اسرائیل کا مقابلہ اور تیاری داد کے قابل تھی۔ عربوں کا یہ اختلاف معمولی باتوں پر تھا اور وہ مغربی عیسائی ملکوں کے طرفدار ہو کر مسلمانوں کی قوت کو انھوں نے بڑا نقصان پہنچایا۔ اگر کویت کا کا سوال درمیان میں تھا تو اس کی تلافی باہمی صلح کی باتوں سے ہو سکتی تھی مغربی ملکوں کی چال سے عراق میں نہ صرف عربوں کی باہمی منافقت و مخالفت ہوئی لیکن ترکی جیسی بڑی حکومت بھی عراق کے خلاف ہوگئی اور کرد مسلمان بھی مخالف ہوگئے اور مسلمانوں کی تیل کی بڑی حکومت ماند پڑ گئی۔

ہم اس معاملے میں ایران کو آفرین دیتے ہیں کہ ان سے عراق کی لڑائی بھی ہوئی پھر بھی وہ عرب کی لڑائی میں خاموش رہے اس سے ان کی موجود مسلمانوں کے ساتھ اتفاق اور صلح کی پالیسی کی توثیق ہوتی ہے، ہمیں اس کا علم اور پر آنکھوں سے ہوا جب

الولی حیدرآباد۔

ایران حکومت کے پریزیڈنٹ آقا رفسنجانی پاکستان تشریف لائے اور اسلام آباد میں ملک کے پانچ علماء کو جناب رفسنجانی صاحب کی خاص ملاقات کے لیے مدعو کیا گیا۔ جن میں ایک میں بھی تھا ایئرپورٹ پر ان سے ملتے ہوئے میری بھی ان سے ملاقات ہوئی۔ چار پانچ سو زائرین کا کا اجتماع تھا۔ موصوف اسلامی لباس میں جب نمودار ہوئے تو سب کو ہاتھ ملاتے ہوئے تھے جب میرے پاس آئے تو ان سے اسلامی آداب سے ملاقات ہوئی اور تھوڑی دیر کے لیے باتیں بھی ہوئیں۔ یہ بات چیت عربی زبان میں ہوئی۔ ماشاء اللہ بہت بڑے عالم تھے۔ اور عربی زبان میں کلام کرتے رہے اور وہاں بھی مسلمانوں کے صلح و آشتی کی باتیں کیں۔ میں نے ان کی باتوں کو سراہتے ہوئے یہ کہا کہ یہ آپ کی تجویز پورے عالم اسلام کے لیے بہت اچھی ہے۔ لیکن اس شرط پر ہے کہ باہمی منافقت نہ ہو تو یہ کامیاب ہو سکتی ہے اس پر انھوں نے اس کی تحسین فرمائی۔ خیر یہ تو اجمالی ملاقات تھی۔ اس کے بعد خاص ملاقات ہوئی اور ہم پانچ علماء کو جو ملاقات کے لیے بلایا گیا تھا وہ سب ان کے پاس حاضر ہوئے پاکستان کے وزراء میں سے جناب سومرہ صاحب شکار پور والے وہاں موجود تھے۔ جہاں یہ ملاقات ہوئی وہاں میری عمر اور دارالعلوم دیوبند کی تعلیم کا خیال کرتے ہوئے اول میرے ساتھ باتیں ہوئیں۔ میں نے دیکھا تھا کہ آپ عربی زبان بہت اچھی جانتے ہیں اور فرمائش یہ تھی کہ میں اپنی زندگی مختصرا بیان کروں اور تعلیم کا بھی ذکر کردوں تو جب سندھ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم دیوبند ہند کا ذکر کیا تو اس کو غور سے سنتے رہے جب دوسرے ساتھیوں کی باری آئی تو جناب رفسنجانی صاحب فرمانے لگے کہ دارالعلوم دیوبند کے اور فاضل نہیں آئے میں نے کہا کہ اب وہ تھوڑے رہ گئے ہیں۔ اور جب ساتھیوں نے اردو میں اپنا احوال سنانا چاہا تو میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ عربی اور فارسی دونوں زبانوں پر قدرت رکھتے ہیں اس میں تقریر کریں تو انھوں نے بھی فصیح عربی میں اپنا قصہ سنایا۔ اس کے بعد مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق و صلح کی باتیں چلیں۔ ایران کے صدر صاحب نے نہایت فصیح انداز میں اس پر روشنی ڈالی اور فرمانے لگے کہ مسلمانوں کے باہمی فروعی اختلاف ہیں اس سے زیادہ اختلاف عیسائی قوموں میں ہیں۔ لیکن وہ اس اختلاف کو آپس میں نہیں لاتے، ہمیں بھی ان اختلاف

کو چھوڑ کر اس وقت عیسائیوں کے سامنے آنا چاہیئے ۔ ایک ہو جائیں اور یہ اختلاف زیادہ تر قرآن مقدس سے باہر کی پیدا وار ہیں ۔ تو ان اختلافات کو چھوڑ کر مغربی ملکوں کا مقابلہ کریں مسلمان بہت بڑی طاقت ہیں وہ اگر ایک ہو جائیں تو یہ ہماری بہت بڑی طاقت اور قوت ہے ۔ کچھ مسائل اجتہادی بھی ہوتے ہیں ۔ مثال کے طور پر یہ ربیع الاول کا مہینہ ہے ۔ اہل السنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد ۱۲ تاریخ کرتے ہیں اور شیعہ ۱۷ تاریخ کو میں یہاں ہر تاریخ کو کروں گا ۔ آپ حضرات کو بھی میری دعوت ہے ۔ میرے اجتہاد پر عمل کریں ۔ اس میں کسی فریق کی بھی مخالفت نہیں ہوگی ہم نے قبول کرلیا ۔ ۸ تاریخ کو جب گئے تو فرش پر دعوت کا اہتمام تھا ۔ دعوت میں گوشت نہ تھا لیکن چاول اور کشمش دیا گیا ۔ سوکھا میوہ تک تھا ۔ جب آقا فرسنجانی کی تقریر پر جتنے نعرے لگائے گئے وہ سب اللہ اکبر کے تھے ۔ اس طرح میلاد کی یہ محفل ختم ہوگئی کیا اچھا منظر تھا ۔

دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ افغانستان میں اہل السنۃ کی حکومت قائم ہوئی ہے لیکن آج تک کوئی اتفاق و اتحاد نہ ہو سکا ۔ حالانکہ سب کا مذہب بھی ایک ہے اور مشرب بھی ایک ہے ۔ اسلامی حکومت قائم کرنا سب کا دعویٰ ہے اہل السنۃ ہو یا اہل الشیعہ اور شیعہ حضرت بھی اہل السنۃ سے اتفاق کرتے ہیں پھر بھی اتفاق نہیں ہو سکتا یہ سب کچھ اندرونی معمولی اختلاف کا نتیجہ ہے ۔ حالانکہ افسوس اس بات پر ہوتا ہے کہ یہ سب حضرت عالم ہیں اور دین اسلام سے واقف ہیں ۔ روزانہ افغانستان کے عوام کے متعلق کوئی نہ کوئی تکلیف دہ حرکت پڑھتے رہتے ہیں ۔